سوال

(177)زکوۃ کی رقم سے حج کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی حج کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس صرف پچاس ہزار روپے تھے جو فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے کافی نہیں، چند مخیر حضرات نے زکوۃ سے اس کی بقیہ رقم پوری کر دی، اس شخص کی حج کے لئے درخواست منظور ہوگئی لیکن وہ حج پر جانے سے پہلے فوت ہوگیا، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ حج کے لئے بینک میں جمع شدہ رقم کی کیا حیثیت ہوگی کیا وہ تمام رقم زکوۃ شمار ہوگی یا مرحوم کا ترکہ خیال کیا جائے گا یا صرف وہی رقم زکوۃ شمار ہوگی جو مخیر حضرات نے زکوۃ سے دی تھی۔ قرآن و حدیث کے مطابق اس کا جواب دیں تاکہ ہماری الجھن دور ہو جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح رہے کہ صورت مسئولہ میں مذکورہ آدمی کے پاس جو رقم پہلے سے موجود تھی اور جو مخیر حضرات نے مال زکوۃ سے اسے دی سب اس کی ذاتی شمار ہوگی اور اس کے فوت ہونے کے بعد اس کے ورثاء اس ترکہ کے حقدار ہیں۔ اس میں زکوۃ اور غیر زکوۃ کی تمیز نہیں ہوگی۔ کیونکہ صدقہ وخیرات جب اپنے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اس کے احکام بدل جاتے ہیں اور لینے والے کے لئے ذاتی ملکیت بن جاتی ہے، پھر وہ اس میں جیسے چاہے تصرف کرسکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ گوشت لایا گیا دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ یہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا پر صدقہ کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا: ''یہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔'' [صحیح بخاری، الھبہ: ۲۵۷۷]

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے وہ گوشت ہدیہ کے طور پر آپ کے گھر بھیجا تھا۔ اس لئے آپ نے اسے اپنے لئے ہدیہ قرار دیا۔ اسی طرح ایک واقعہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بھی مروی ہے کہ آپ نے اسے قبول کرتے ہوئے فرمایا تھا یہ گوشت اپنے مقام پر پہنچ چکا ہے۔ [صحیح بخاری، الھبہ: ۲۵۷۹]

اس پر امام بخاری رحمہ اللہ نے یوں باب قائم کیا ہے: ''جب صدقہ کی حیثیت تبدیل ہو جائے'' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ صدقہ جب فقیر کے پاس پہنچ جاتا ہے تو اس میں اس کے لئے تصرف کرنا جائز ہے، یعنی اسے فروخت کرنا یا کسی دوسرے کو ہبہ کرنا جائز ہے۔ [فتح الباری، ص ۴۴۹، ج ۳]

مذکورہ سوال کی وجہ سے جو رقم مخیر حضرات نے بطور زکوۃ اسے دی تھی اب وہ اس کی ملکیت شمار ہوگی، اس کے مرنے کے بعد اس تمام رقم میں وراثت کا قانون جاری ہوگا۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:218